پروفیسر ساجد میر ایم اے

فقہ الحدیث

وضو کی اہمیت اور فضائل

شریعتِ اسلامی کے مقرر کردہ طہارت و نظافت کے نظام میں "وضو" مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ جو بذاتِ خود تقربِ الٰہی کا ذریعہ ہونے کے علاوہ دیگر کئی عبادات اور نیکیوں کی کنجی ہے۔ ذیل میں پہلے وضو کی اہمیت اور فضائل پر بحث کی گئی ہے۔ بعد ازاں انشاء اللہ اس کے فرائض و ارکان اور سنن و مستحبات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مشروعیت و اہمیت

قرآن پاک نے ایک عاقل، بالغ اور تندرست مسلمان کے لیے وضو کو نماز کی ضروری شرط قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے [1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

یعنی مسلمانو! جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو (سنت کے مطابق) اپنے منہ

---

[1] سورۃ المائدہ

اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور سروں کا مسح کرلو۔ نیز پاؤں بھی دھولو۔
حدیث پاک میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۱]

لا یقبل اللہ صلوٰۃ احدکم اذا احدث حتی یتوضا

کوئی مسلمان اگر بلا عذر بے وضو نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایسی نماز کو قبول نہ فرمائے گا۔

فضیلت

وضو کی فضیلت متعدد احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۲]

"اذا توضا العبد فمضمض خرجت الخطایا من فیہ، فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ، فاذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجھہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ، فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ، فاذا مسح براسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ، فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ، ثم کان مشیہ الی المسجد وصلوٰتہ نافلۃ"

جب کوئی اللہ کا بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے خطائیں جھڑتی ہیں۔ ناک جھاڑتا ہے تو ناک سے۔ منہ دھوتا ہے تو آنکھوں کے حلقوں کے راستہ منہ سے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ کے ناخنوں کے راستہ ہاتھوں سے۔ سر کا مسح کرتا ہے تو کانوں کے راستے سر سے اور پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے ناخنوں کے راستہ پاؤں سے خطائیں جھڑ جاتی

---

[۱] متفق علیہ

[۲] نسائی، ابن ماجہ عن عبد اللہ الصنابحی۔

ہیں پھر اس کا مسجد کو جانے اور نماز ادا کرنے کا ثواب اس سے زائد اور الگ ہے۔

فرمایا[1]:

ان امتی یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثر الوضوء

میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوں گے۔ کہ ان کے اعضا (پیشانی اور ہاتھ پاؤں) وضوء کے اثر سے روشن و چمکدار ہوں گے۔

فرمایا[2]:

الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا و یرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسباغ الوضوء علی المکارہ و کثرۃ الخطا الی المساجد و انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ۔

اے میرے صحابہ! کیا میں تم کو ایسے اعمال کا پتہ نہ بتاؤں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خطائیں محو کر دے اور تمہارے درجات بلند فرما دے۔ صحابہ نے گزارش کی۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور بتلائیے۔ فرمایا۔ کراہت و تکلیف (سردی وغیرہ) کے باوجود پوری طرح وضو کرنا۔ مسجدوں کی طرف کثرت سے جانے کے لیے قدم اٹھانا اور ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری کا منتظر رہنا ایسے اعمال ہیں۔

ارشاد فرمایا[3]:

طهور الرجل لصلوته يكفر الله بطهوره ذنوبه و تبقى صلوته نافلة

نماز کے لیے کسی شخص کا وضو کرنا اللہ کی طرف سے اسکے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتا ہے اور اس کے بعد اس کی نماز ثواب میں زائد ہے۔

---

[1] متفق علیہ عن ابی ہریرۃؓ

[2] مسلم " " "

[3] طبرانی وغیرہ بحوالہ فقہ السنہ ۱: ۱۷